

روزے کا مقصد/تقویٰ

قوله تعالى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرة) ”اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔“

مذکورہ بالا آیت میں روزے کی فریضیت اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو صوم یا صیام کہا جاتا ہے۔ جس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کے لیے رکے رہنا۔ یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے بہت اہم ہے اس لیے اس عبادت کو پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ کا معنی نیچے کے ہیں۔ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اجتناب کرنا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے عربی شاعر ابن العزہ کے اشعار نقل کرتے ہوئے تقویٰ کا معنی واضح کیا ہے:

غسل الذنوب صغیرها و کبیرها ذاک التقی
واصنع کما شیء فوق ارض الشوک یحذر ما یری
لا تحقرن صغیرة ان الجبال من الحمصی
(تفسیر ابن کثیر ۱/۲۸)

یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ کو چھوڑ دو۔ یہی تقویٰ ہے۔ ایسے رہو جیسے کانٹوں والے راستے پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے، صغیرہ گناہوں کو بھی ہکا بکا نہ جانو۔ (دیکھیے) پہاڑے چھوٹے چھوٹے سنگروں سے بن جاتے ہیں۔

اسلام میں تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اسی وجہ سے تمام عبادات کا مقصد اور نلفظہ قرآن حکیم میں تقویٰ ہی ذکر کیا گیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی زندگی میں اس کے شاندار ثمرات اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ الاعراف میں ذکر فرمایا ہے: ﴿وَلَوْ اَنَّ اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا علیہم بركت من السماء والارض الخ﴾ یعنی اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کھول دیتے۔ (آیت: ۳۶)

اور سورۃ الطلاق میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب﴾ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور تقویٰ کی زندگی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت اور پریشانی سے نکلنے کا راستہ بتا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہوں سے روزی اور رزق دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ سے انسان کو پریشانیوں اور مصائب سے نجات ملتی ہے۔ اور اگر انسان روزہ رکھنے کے باوجود تقویٰ اختیار نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ کو انسان کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ صرف کھانے پینے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام نافرمانیوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ استقبال رمضان المبارک

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آہ شعبان کے آخر میں مسائل اور فضائل رمضان پر نہایت فصیح اور بیخ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبے کے الفاظ اور ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی نصیب فرمائے۔ آمین۔

((يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خیر من شهر جعل الله صيامه فریضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخیر كمن ادى فریضة فیما سواه و من ادى فریضة فيه كان كمن ادى سبعین فر فیما سواه، وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاة رزق المومن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکا مثل اجره من غیر ان ینتقص من اجره شیء قلنا یا رسول الله ﷺ لیس کلنا تبہ نلفطر به الصائم فقال رسول الله ﷺ يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء و من اشبع صائما سقاہ الله من حوض شرا یضمنا حتی یدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة و اوسطه مغفرة و اخره عتق من ومن خفف عن مملوکه فیہ غفر له واعتقه من النار)) (رواہ البیہقی فی شعب الایة مشکوٰۃ المصابیح ج: ۱ ص: ۱۷۳)

”اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایسا ماہ مبارک ہے جس میں ایک ایسی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اور رات کے فضل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس ماہ میں تقرب الہی کے لیے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا، اسے باقی میں فرض نیکی کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا، اسے عام دنوں (۷۰) فریضت ادا کرنے کا اجر و ثواب ملے گا۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب ہے۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو اگر مبارک میں روزے دار کا روزہ افطار کرانے اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے اگر گردن آزاد ہوگی اور روزہ دار کا ثواب کم کیے بغیر افطاری کرانے والے کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ ہم (صحابہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک روزہ ادا کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی روزہ دار کا روزہ بھجور پانی یا دودھ کے ایک گھونٹ سے افطار کر دے گا، اللہ تعالیٰ اسے بھی یہ ثواب عطا فرمائے گا۔ البتہ جو روزہ دہ پیٹ بھر کھلائے اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا مشروب پلائے گا کہ دخول جنت تک اہم پیاس نہ لگے گی۔ ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم کی آگ۔ آزادی کا ہے اور جو کوئی اس ماہ میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دے اور آگ کے عذاب سے اسے آزاد کرے گا۔